

<p>طالع اول عالم آل عدو تراخا کیلئے بافرین توڑتے توڑتے جو کیلئے دریچہ گر توڑتے اس فرقیجا نہ انداز بھی حق میں تھکر کرے گا</p>	<p>طالع حضرت سے کہ ریا تھانہ شکوہ جو بونیش سے کیجی علی اگر بگاڑا آئے کلام لشکر دروہ سب سے جس کا فرقیجا سے کہا ہے</p>	<p>طالع اعانت کیلئے شاہ سے بولویا گاسیجا کر توڑی جھانکی وہ ناحق شون میں یہ کوئی بات افسوس کیلئے کھلانوں رکھے کا فراتین جو</p>
<p>دو خواجے میں کسی دلبر کے خون کا لو لگانہ اتقام میں اگر کے خون کا</p>	<p>پست تو رو یاد کیجے کے مور تا کو شاہ کی چم سو فوج چشم غضب سے نکلاہ کی</p>	<p>کیون پیلہ مطف کے نواہ سے یہ لڑن بھڑ زخمی میں روز کے پیانے سے لڑن</p>
<p>طالع بونیش توڑتے چاند و بیچے جو ان بونیش کی کاسی کی لڑیجا انہی جی پیلے تو آکر تم سے خون تا بونیش توڑی دین انھوں کو</p>	<p>طالع بیچی کا بیل تھانہ اگر کیلئے بولے پکا کر نہ یہ طاقت ہی بنیار نہ نظر کرے فریق وہ سو سے جی باجا کھنکھانے اگر کیجے ہو کیا سے شرم</p>	<p>طالع شہ کلام جب علی اگر بولے رہ کر کہا پیر میں اور دل بولے گھنکھانے میں اور دل بولے سے ملانے لہجہ سے اور ان کیلئے</p>
<p>درد کو اپنی نہ راستہ مجھ نامید کا ہو لیٹے دویدر تو جھے و دشید کا</p>	<p>ڈرتے ہو تم خدا سے نہ آہ بول سے یا تین درشت کرتے ہو سبط یہ سول سے</p>	<p>تو لڑیجھا بہت سا با جسے لڑو کھان سر و لنگھتیری لاش پر اگو نہ و کھان</p>
<p>طالع شکر کا منشا اور بولگا وہ نام یجا جانی اس میں آسان ہی نام انھوں میں بولے کہ کھنکھان نام بہر نہیں نام ہو آہ بولگا نام</p>	<p>طالع گفتگو امام علم کر کے کیلئے نہیجہ اس کھنکھان سے کھنکھان نہیجہ میں زخم بونیش سے کھنکھان نہیجہ میں زخم بونیش سے کھنکھان</p>	<p>طالع امیجی خوش کھنکھان اور بولگا نہیجہ کھنکھان اور بولگا نہیجہ کھنکھان اور بولگا نہیجہ کھنکھان اور بولگا</p>
<p>تلو از کھنکھانے کا نہ مذکور لاسے یہ لاش ہنکو دیکھے اور سر کھنکھانے</p>	<p>تم کیا ہو کیا یہ فوج لعینوں بھاری تم یہ تو ہر طرح مراد دیکھی بھاری</p>	<p>ہر خوف یہاں دم کہیں تر اکل کھنکھانے خفہ کے مارے وہ کہیں تیرا اکل کھنکھانے</p>

کلیات ریشہ دلگیر

جلد دوم

<p>۱۷۱ چنانکہ جبیدہ باونہا نشاۃ اولیاء سرور یعنی سنائی اکیسویں یعنی سبیل جن سے کھنکھ لکھاون وہ نہ تھا تاؤ کا قول ختمے سنائی اکیسویں ہوا</p>	<p>۱۷۲ میں کیا سوچ لادکی عرض ہوگی کہ آج کل غیظین نہ کہیں فلکوں کا حال تھی تو لاش دیکھا نہ وہ شاہ و قاضی نہ نزدیک جو کرتا ہے بویہ بیان</p>	<p>۱۷۳ کہتا رہے کہ میں سنائی اکیسویں میں اپنے جیسے میں نے غیظین کیے کا بہتر درپہ جو میری لاش کی ہے کہ میں دشوار لاش تم نہ لکھو اور نہ میں</p>
<p>۱۷۴ عرض ہی ہو یا تو سے عالی وقار کی دے ڈال لاش بھی پسر دھنگار کی</p>	<p>۱۷۵ بیٹے کی لاش چھین گئی تو سرگت سینکے جیتے رہے جوشادہ تو اکبر کو لائینگے</p>	<p>۱۷۶ ٹھہرا یا ہوگا واسطے میرے مقام قید بیٹے کا میں نہیں کہ جو ہو دیگا نام قید</p>
<p>۱۷۷ داک کا ہا تھا نہ تھے سردار و چوہین میان با تو سے یہ کہنے کی تھی نہیں مضطرب ہے اور اچھو تھیکہ کا کھینچ غلط آجائے فاطمہ کے لال کو چون</p>	<p>۱۷۸ فاضل کھنکھ سے باغیض تھی سنائی دے پھر پکاری شا کو وہ تم کی تباہ میں سنائی کی تھی اور کبھی کبھی مہمان جو کوئی ان کا شاہ باہر</p>	<p>۱۷۹ کہہ رہا تھا اب سے مخصوص تھی زینت تھی ساتھ تو کو کبھی کبھی دیکھا کہ تیرے ہیں ٹھہر لاش سے وہ با جبر تو نہیں ہے نہ میں</p>
<p>۱۸۰ گرم گرم کو تو شاہ کے نزدیک جاؤں میں جس طور ہو دے بھائی بیٹے کو لاؤ میں</p>	<p>۱۸۱ رُو وہ بدل نہ اسے شہ دلگیر کیجئے دے ڈالے یہ لاش نہ تاخیر کیجئے</p>	<p>۱۸۲ قضیہ سے بولی نہ ٹھہرے آنسو جاہلین اکبر کو لیکے کیوں نہیں خرید میں آتے میں</p>
<p>۱۸۳ منت کو دنگی لکھ لکھ لوں غنم شام کو گرا کر ہوا راکھ نہ اپنے الم کی لاش اچھو لیکے جیلے وہ اس وقت کو چوتھی سمائی با تو سے نشاۃ کا سر</p>	<p>۱۸۴ لکھ لکھ تو اسکو اپنا نہ ہو کر کیجئے جب سکو ان جگہ لکھ لکھ لکھ لکھ راہ خد میں مریجہ مصورت پہنچ کیوں آپ اتنی کرتے ہیں کہ ان کا سر</p>	<p>۱۸۵ فاضل رہے کہ میں سنائی اکیسویں لاش پسر چھین کہ جس میں سنائی غرت کہہ رہا وہی ہے آجی جو میں لاش سے لیکے جیلے نہیں دیکھنے کو نہیں</p>
<p>۱۸۶ خوف خدا ضرور کر دے لعینو تم زخمی تو کر چکے ہو نہ اب لاش چھینو تم</p>	<p>۱۸۷ اب اپنا یا تھا اٹھاؤ مسافر سے یا امام اتنا نہ دل لکھاؤ مسافر سے یا امام</p>	<p>۱۸۸ شہ کہتے ہیں کہ ظالموں سے مت دھیان کر کیونکہ یہ لاش دون تعین اکبر مہمان ہر</p>

<p>۵۳۹ آنا شہنشاہوں کے لئے اگر مورا بھلی بی بی جاؤ گی کہ قیامتوں کا آواز آئے تو ظلم سے وہ شکوہ کیا لڑنے نہ دے گی مجال کو میں ہر گز نہیں</p>	<p>۵۴۰ آگاہ آتی تیر کی کت سے ہو اویا یہ سنا کر کہ یہ پوچھا پیر ترا کہ میں تو اب رہے جاؤں تیرا سا ہو کر تو نہ بیاں میں لاش پوچھا</p>	<p>۵۴۱ یہ کھو دو دن غم میں آئے نصیب کیا تو تیرا یہ ہے لاشے وہ ان شاہ کا کیا باؤں کے لئے شہنشاہ دولت و مالا تو ہر جی تو نہیں یہ نصیب کیا</p>
<p>شہ سے کہہ گئی موقع کرا اب ہو گیا جو راہ حق میں دیکھے اسکی طلب ہو گیا</p>	<p>آوارہ شہنشاہ تیر کی ظالم دہل گئے اکثر کہ لیکے غلام سے حضرت نکل گئے</p>	<p>قمریان جاؤں بیٹے کو کس طرح لائے تو دیکھے سے لاش مظالموں کے کہہ کر آئے تو</p>
<p>۵۴۲ باؤ بیوی آپکی تقریر دانی پر آپ نے بھی نہ ہونے کو حسیں کی اس مرتبہ جو جھوٹا بی بی شہزادان کا قصد کرتا اور اعلیٰ جان</p>	<p>۵۴۳ کہہ سکتا ہے بچے جہل کا دار اور دیکھا تو نہیں باؤں نے کیا جہان سے شہنشاہ کی اسکو کچھ سے بھلیوں لائے بچے کو تو یہ ناچار</p>	<p>۵۴۴ کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی نے سستی تو ہو گی نصیب کی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی جہان سے شہنشاہ کی لاش نصیب کیا</p>
<p>کہہ دیں آنا جہانی سے اپنے پکار کے دسہ آواش بیٹے کی اپنے پکار کے</p>	<p>بیٹے کو لائے خیر سے شہ حال کیا ہوا جھکولین ہی رنگ میں کوئی سچہ ہوا</p>	<p>بھینا تھا سے آپ نے جو فانی کی شہنشاہ کا شہنشاہ غلام شہنشاہ کی</p>
<p>۵۴۵ بی بی تو تھی نہ نہیں جاؤں گے والی لاش شہنشاہ کے شہنشاہ کی کہہ سکتا ہے جہان سے شہنشاہ کی کہہ سکتا ہے جہان سے شہنشاہ کی</p>	<p>۵۴۶ کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی</p>	<p>۵۴۷ کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی کہہ سکتا ہے شہنشاہ کی بی بی</p>
<p>ہر بار شہنشاہ سے کہتے تھے یارب میں کیا کرو اپنے لڑوں کہ لاش پسر کی جہا کروں</p>	<p>خیرت کا کیا پسر کی بین لگو دھیان کرو در پر سے ہٹ چلو اس اکبر میں ہیں ہی</p>	<p>لاش آٹھا کے لایا میں اس نور عین کا کوئی نہ پر آٹھا دیکھا لاش حسین کا</p>

<p>۱۱۱۱ بیابان کی دوری کا کلمہ کھانی و ذروت بابائے یہ فانی سلطانی و ذروت ہر ایک کی صورت اپنے بار آتی و ذروت کھو گیا سو اجا بہ بیابانی و ذروت</p>	<p>۱۱۱۱ یہ مانگو جو خیر سے خالق مومنین کا غلام بن جا سکل بھی خالی دکھائے جو جو بھی تم کو دیدہ کی امید بر آئے</p>	<p>۱۱۱۱ ثابت ہوا ان لوگوں کی کہ جہم ہوا اتنی جاتی تھیں کہ نہیں انکے نظارا اتنی جاتی تھیں کہ نہیں انکو گوارا</p>
<p>۱۱۱۱ تم مانگو جو عا اسکی اب امید ہر آوس جلدی سے سفر سے شہ جن لشہر آوس</p>	<p>۱۱۱۱ شکوہ بھی کروں سیکے گلے سے بھی لگو میں فعلینوں سے شیر کی آنکھیں بھی لگو میں</p>	<p>۱۱۱۱ فرقت بچیلانہ دازکی دکھلائی ہے سب نے جو خواب میں آنے کی قسم کھائی جو سب نے</p>
<p>۱۱۱۱ جو دور کے تو کتنی بھی بی نا قدرے جا رہا جو قبر محکم سے صدر آئی بہ آ رہا اسی بنا کر اس کے لئے ان شہد بار نئے نئے تھما مٹی پر لگ کر وہ جا بجا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ کہوئی کہ ایک بی بیلا سے نسو بیلا کہوئی کہ ایک بی بیلا سے نسو بیلا جی پتا ہوا تو فرم کر پوچھو میں حال اپنا یہ سبیش میں جی پتا ہوا</p>	<p>۱۱۱۱ کیا بی بیلا میں کون کون سا کھلا غلاموں کی تہ تیہ سر کی کون سا کھلا شاید نہیں ہی ناظر ان لوگوں کی پائی اسی ناظر ہوا ناظر اب پوچھو پائی</p>
<p>۱۱۱۱ ثانی سے لگی کہنے کہنے بھی سنا ہے جو مرقد پر نور سے نامانے کہا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ کہو کہ تم تو حات پر مری کھا دیکھنا بیار ہوں کہو تو مجھے فرما دیکھنا</p>	<p>۱۱۱۱ گر خواب میں میں دیکھتی اس شاہ ام کو ہو جاتی تسلی سی تو چہ گشتہ ہم کو</p>
<p>۱۱۱۱ بی بیلا کو کیسا بھی فرماتے ہیں نا بیلا دیو کیسا بھی جھلکاتے ہیں نا اس دور سے تو میں جو جھلکاتے ہیں نا کیا اپنے ذات کا یہ کھلنے ہیں نا</p>	<p>۱۱۱۱ یہ کہنے کو تو جھگڑو بہ بہ بہ بہ ساتھ کہنے چلی نانی جی ادا وہ نہ نہ رور کے لگی کہنے کے اور تو تیار جو دوری پر شہر سے تھوڑا اجا تھا</p>	<p>۱۱۱۱ دکھلاتے انکو اب میں ان کے صورت اس دور میں کرنا نہ بیار بہ بہ بہ میں کتنی اسی طوطے پر آ رہے تھے لاف بھی بولے گی نہ کہیں تھے</p>
<p>۱۱۱۱ اس دشت میں بیات سے کیا مرگے بابا کیا گلشن جنت کو سفر کر کے بابا</p>	<p>۱۱۱۱ منہ اسکی بھی احوال سے کچھ کلو جہر ہے بابا کی جدائی سے یہ با دیدہ تر ہے</p>	<p>۱۱۱۱ ماور سے بھی پوچھو یوں سے بھی بابا سے ملو گی دن رات کی ایذا تو اس طرح سونگی</p>

<p>مرثیہ ہر چند آہن دم نین اکر میرے زونہال غصے کا اور تھارے پر اب ہیں مجھے خیال</p>	
<p>جہ وقت چینیے میں تینیں دیکھتی ہوں لال چار کو اپنی لیتی ہوں ہر مرتبہ سجال</p>	
<p>ہر مرتبہ یہ کتنی ہوں یہ سو گیا نہو</p>	<p>ہر مرتبہ یہ دھیان ہے اکبر خفا نہو</p>
<p>مرثیہ باؤتے سو گوارتے جہدم کیے ہیں رود کے آس سے کئے گلے شہرین</p>	
<p>بچا فائدہ ہوا اب ہم اکبر میں شور و چین افتخار کو لاکہ راہی فرود میں ہو چین</p>	
<p>دلیگیر اب شہادت افتخار بیان نہ کر</p>	<p>اس نم بین رود رونالہ آہ و فغان نہ کر</p>